مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب مرحوم

کا

ذکر خیر

عرفان احمد خان

جماعت احمدیہ جرمنی کے دیرینہ خادم مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب جو عرف عام میں ماسٹر مقصود احمد صاحب کے نام سے جانے جاتے تھے۔ 10 اکتوبر 1931ء کو ہوشیار پور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام چوہدری فرزند علی تھا۔ جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا کی۔ جبکہ آپ گاؤں پیچپیاں ضلع ہوشیار پور میں مقیم تھے۔ اس گاؤں میں قادیان سے دو معلمین تبلیغ کی غرض سے آئے۔ چوہدری فرزند علی صاحب جن میں مہمان داری کا وصف بہت بڑھ کر تھا۔ دونوں معلمین سے درخواست کی کہ وہ اُن کے گھر پر قیام کریں اور ان کے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے اور اسلامی تعلیم کا فریضہ سرانجام دیں۔ جب گاؤں والوں کو علم ہوا کہ دونوں معلمین احمدی ہیں تو گاؤں والوں نے دباؤ ڈالا کہ ان معلمین کو اپنے گھر سے نکال دیں۔

لیکن چوہدری فرزند علی صاحب نے گاؤں والوں کے فیصلہ کے آگے سرِتسلیم خم کرنے سے انکار کر دیا اور اپنے فیصلہ پر ڈٹے رہے۔ قادیان سے آنے والے ان دونوں معلمین کے طرزِعمل اور تبلیغ کے نتیجہ میں چوہدری فرزند علی صاحب بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ تقسیم ہند کے بعد یہ خاندان ہجرت کر کے چک 12/11L تحصیل چیچہ وطنی میں آباد ہوا۔ جہاں آپ نے اپنی تعلیم مکمل کی اور مقامی پرائمری سکول میں بطور استاد 1962ء تک بچوں کو پڑھاتے رہے۔ 1962ء میں آپ نوکری چھوڑ کر ربوہ منتقل ہو گئے۔ جہاں آپ نے مقامی سکول میں پڑھانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ ربوہ میں تعلیم الاسلام کے علاوہ محکمہ تعلیم نے محلوں میں پرائمری سکول جاری کئے تھے۔ جن کا آپ کو سنٹرل ہیڈ ماسٹر بنا دیا گیا۔ چوہدری مقصود احمد صاحب جو 6 بھائیوں اور تین بہنوں میں سب سے بڑے تھے ربوہ منتقل ہو جانے کی وجہ سے سب بہن بھائی تعلیم سے آراستہ ہونے کی راہ ہموار ہوئی۔ اپنے ربوہ سکونت اختیار کرنے کے فیصلہ پر وہ ہمیشہ خوشی کا اظہار کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بروقت صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق عطا کی۔ ربوہ کے محلہ دارالیمن میں تدریس کے دوران آپ کو محلہ کے سیکرٹری امور عامہ سیکرٹری مال اور زعیم خدام الاحمدیہ کے طور پر خدمت کرنے کی توفیق ملی۔

1969ء میں آپ کی شادی حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے محترمہ ثریا بیگم صاحبہ کروائی اور آپ کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ آپ اپنی بارات لے کر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے ہاں گیا جہاں دعائیہ تقریب کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد نے بچی کو اپنے گھر سے رخصت کیا اور حضور کا خاص شفقت کا سلوک حضور کی وفات تک جاری رہا۔ حضور دورہ جرمنی کے دوران آپ کے گھر تشریف لے گئے۔ 1974ء میں آپ نے جرمنی ہجرت کی اور 1979ء میں آپ کی بیگم چار بچیوں کے ہمراہ جرمنی تشریف لے آئیں۔

جرمنی میں آپ نے فرانکفرٹ میں سکونت اختیار کی اور یہاں آتے ہی جماعتی کاموں میں ہاتھ بٹانے لگے۔ فرانکفرٹ میں جماعتی حلقہ جات بنائے گئے تو آپ حلقہ روڈل ہائیم کے صدر مقرر ہوئے۔ بعد ازاں جب فرانکفرٹ کے متعدد حلقہ جات میں روابط بڑھانے کے لئے سٹی پریذیڈنٹ کا عہدہ تشکیل دیا گیا تو آپ پہلے سٹی پریذیڈنٹ منتخب ہوئے پھر جلد ہی اس عہدہ کو لوکل امیر کا نام دے دیا گیا۔ اس اعتبار سے آپ کو جرمنی کی سب سے بڑی جماعت فرانکفرٹ کا پہلا لوکل امیر ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ 1989ء میں صد سالہ جوبلی کے سال آپ نے بحثیت لوکل امیر جوبلی کی تقریبات کی نگرانی کی۔ جماعت کی مرکزی تقریب جس میں مکرم پروفیسر عبدالسلام صاحب نے بحثیت مرکزی انتظامات کو احسن طور پر پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ جلسہ سالانہ کے وسعت پذیر نظام میں آپ کو 87-1986ء میں بطور افسر جلسہ سالانہ خدمت کا بھی موقع ملا۔ نیشنل امارت میں آپ نے بحثیت سیکرٹری امور عامہ۔ سیکرٹری تربیت کیا ہوا تھا جہاں حلقہ کے دوسرے احباب بھی نمازوں میں شامل ہوتے۔ بچوں پر نماز کی اہمیت واضح کرنے کے لئے آپ نے یہ دستور بنایا ہوا تھا کہ باری باری بچوں کے کمرے میں جا کر اذان دیتے اور نماز کے بعد ملفوظات کا درس ضرور دیتے۔ اسی طرح آڈیو کیسٹس کے زمانے میں حضورؒ کا خطبہ جمعہ بچوں کو ساتھ بٹھا کر سنتے اور خطبہ کے بعد اہم نکات کو آسان زبان میں بچوں پر واضح کرتے۔

آپ کو بطور زعیم حلقہ مجلس خدام الاحمدیہ خدمت کی توفیق ملی۔ مجلس انصار اللہ جرمنی میں آپ نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ آپ 1982ء میں زعیم اعلیٰ فرانکفرٹ منتخب ہوئے۔ اس سے قبل آپ شعبہ عمومی میں

خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ آپ نے نیشنل عاملہ مجلس انصاراللہ میں قائد تجنید اور شعبہ مال میں بھی خدمت کی۔ 2003-1997ء تک مسلسل چھ سال نائب صدر اوّل رہے۔ اس دوران آپ کو متعدد بار قائمقام صدر کی حیثیت سے خدمت کرنے کا موقع بھی ملا۔ 1988ء میں یورپین اجتماع برائے انصاراللہ منعقدہ لندن میں آپ جرمنی کی طرف سے جانے والے مرکزی وفد میں شامل تھے۔ علاوہ ازیں آپ نے جلسہ سالانہ ہالینڈ، بوسنیا اور مالدیپ میں بھی انصاراللہ جرمنی کی نمائندگی کی۔ -1997 98ء کے دوسال نیشنل اجتماع مجلس انصاراللہ جرمنی میں بحثیت منتظم اعلیٰ اجتماع خدمت کی توفیق پائی۔ -2002 03ء آپ دوسال صدر مجلس انصاراللہ جرمنی بھی رہے۔ اس دوران مجلس انصاراللہ جرمنی نے سو مساجد سکیم میں بیت الجامع اوفن باخ کا خرچ اٹھانے کا وعدہ کیا۔ جس کے لئے 1.2 ملین یورو اکٹھے کرنے کی تحریک کی گئی۔ جس میں 337 انصار نے 500یورو سے زائد رقم پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بیت الجامع کا سنگِ بنیاد مؤرخہ 24 اگست 2005ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے رکھا اور مؤرخہ 29 دسمبر 2006ء کو حضور ایدہ اللہ نے ہی اس کا افتتاح فرمایا۔

مکرم چوہدری مقصود صاحب نے نہایت سادہ مزاج، نیک دل، نیک فطرت، عبادت گزار، دعا گو اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ آپ ایک ایسا نادر وجود تھے جو ہمہ وقت خدمت کے لئے تیار رہتا تھا۔ خلافت سے بے پناہ عقیدت اور اطاعت ایمان داری آپ کے خون میں شامل تھی۔ آپ اپنے رب کے شکر گزار بندے تھے جس کی نصیحت انہوں نے اپنی آخری بیماری کے دوران سب بچوں کو بٹھا کر کی کہ میں ایک مدرس تھا لیکن جب میرے پر خدا کے فضل نازل ہونا شروع ہوئے تو میں ہر فضل پر اپنے رب کا شکر ادا کرتا تو وہ مجھ پر مزید فضل کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے زندگی میں وہ کچھ دیا جس کا میں تصور بھی نہیں کرسکتا تھا۔ اس لئے ہمیشہ اپنے رب کے شکر گزار بندے بننا اور اپنی اولادوں کو بھی شکر گزار بننے کی تلقین کرتے رہنا۔

جماعت جرمنی کا یہ پیارا وجود 4 جنوری 2016ء کو 80 سال کی عمر میں اپنے رب کے حضور حاضر ہوگیا۔ 7 جنوری کو آپ کی نماز جنازہ بیت السبوح میں ادا کی گئی اور 8 جنوری کو آپ کی تدفین Süd Friedhof فرانکفرٹ میں عمل میں آئی۔ آپ 1/9 حصہ کے موصی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو 5 بیٹیوں اور 2 بیٹوں سے نوازا تھا جو سب خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس نیک وجود کی خدمات سلسلہ کو قبول فرمائے اور ان کی اہلیہ اور بچوں کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے اور یہ سب اس نیک وجود کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں، آمین۔